REGD No. L. 5254

93

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم پنجشنبہ

۵ جمادی الاول ۱۳۷۷ھ

فی پرچہ ۱ آنہ

جلد ۴۶/۱۱ | ۲۸ نبوت ۱۳۳۶ ھش ۲۸ نومبر ۱۹۵۷ء | نمبر ۲۸۱

- اخبار احمدیہ -

ربوہ ۲۷ نومبر۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو تا حال اعصابی تکلیف ہے۔ اور طبیعت میں بے چینی رہتی ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ حضرت میاں صاحب موصوف کو اپنے فضل سے صحت عطا فرمائے آمین۔

- حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت بفضلہٖ تعالےٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ

مکرم مولوی منیر احمد صاحب عارف برما جانے کے لئے لاہور روانہ ہوگئے

احباب نے کثیر تعداد میں جمع ہو کر آپکو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا

ربوہ ۲۷ نومبر۔ مکرم مولوی منیر احمد صاحب عارف اعلائے کلمۃ الحق کے سلسلہ میں برما جانے کے لئے کل چار بجے کے قریب بس کے ذریعہ لاہور روانہ ہوگئے۔ وہاں سے آپ رنگون تشریف لے جائیں گے۔ اہل ربوہ نے کثیر تعداد میں بس سٹینڈ پر جمع ہو کر آپ کو پُر جوش اسلامی نعروں کے درمیان دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔

مکرم مولانا ارجمند خان صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ آپکو خیریت کے ساتھ منزل مقصود تک پہنچائے۔ اور ہر آن آپ کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

لیبیا کیلئے امریکی اسلحہ کی ترسیل۔ پہلی کھیپ طرابلس پہنچ گئی

تونس کو اسلحہ کی فراہمی کے متعلق برطانیہ اور فرانس میں مذاکرات جاری رہیں گے۔

طرابلس ۲۷ نومبر۔ لیبیا کی فوج کے لئے امریکی اسلحہ کی پہلی کھیپ کل ہوائی جہازوں کے ذریعہ طرابلس پہنچ گئی۔ دوسری کھیپ بحری جہاز کے ذریعہ بہت جلد وہاں پہنچ جائے گی۔ یہ اسلحہ امریکہ اور لیبیا کے درمیان ایک حالیہ فوجی معاہدے کے تحت بھیجا جا رہا ہے۔ ادھر تونس کو امریکی اسلحہ کی فراہمی کے مسئلہ پر فرانسیسی وزیر اعظم موسیو فلیکس گیلارڈ سے بات چیت کرنے کے بعد برطانوی وزیر اعظم مسٹر ہیرلڈ میکملن لنڈن واپس آ گئے ہیں۔ دونوں وزرائے اعظم کی طرف سے ایک مشترکہ بیان جاری کیا گیا ہے۔ جس میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ آئندہ دونوں حکومتیں اس بات کی کوشش کریں گی۔ کہ اس قسم کے اختلافات جیسا کہ تونس کو اسلحہ فراہم کرنے کے سلسلہ میں پیدا ہوئے رونما نہ ہوں۔ اعلان میں کہا گیا ہے۔ جہاں تک تونس کو اسلحہ کی فراہمی کا سوال ہے۔ دونوں حکومتیں اس بارے میں مزید صلاح مشورہ اور تبادلۂ خیالات کا سلسلہ جاری رکھیں گی۔

مسٹر مینن کو اقوام متحدہ سے واپس بلا لینے کا مطالبہ

لوک سبھا میں مینن کے خلاف تحریک پیش کی جائے گی

نئی دہلی ۲۷ نومبر۔ جن سنگھ کے سرکاری ترجمان ہفت روزہ "آرگنائزر" نے پنڈت نہرو سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ وہ مسٹر کرشنا مینن کو اقوام متحدہ سے واپس بلا لیں۔ اور ذاتی دوستی کو ملکی مفادات پر ترجیح نہ دیں۔ "آرگنائزر" نے اپنی حالیہ اشاعت میں "پاگل مینن" کے عنوان سے ایک اداریہ شائع کیا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے۔ کہ اگر کوئی شخص جاننا چاہتا ہے کہ دشمن کیسے بنائے جائیں۔ تو وہ مسٹر مینن کو دیکھ لے۔ اخبار نے مزید لکھا ہے کہ مسٹر مینن ایسے آدمی کو تنازعہ کشمیر جیسے نازک مسئلے سے عہدہ برا ہونے کی ذمہ داری سونپنا ایسا ہی ہے۔ جیسے کسی بیل کو چینی کے برتنوں کی دوکان میں چھوڑ دیا جائے۔ مسٹر مینن نے اپنی بدمزاجی اور اقوام متحدہ کے بعض ملکوں بالخصوص امریکہ اور برطانیہ پر تیز و تند حملے کر کے بھارت کی پوزیشن بہت خراب کر دی ہے۔

مزید معلوم ہوا ہے کہ لوک سبھا میں مسٹر مینن کے مخالف بعض ارکان ایک نوٹس دینے کی تیاری کر رہے ہیں۔ جس کے ذریعہ حفاظتی کونسل میں مسٹر مینن کے رویہ پر بحث کا مطالبہ کیا جائے گا۔

عالمی عدالت نے بھارت کا اعتراض مسترد کر دیا

ہیگ ۲۶ نومبر۔ بین الاقوامی عدالت انصاف نے اعلان کیا ہے کہ اسے بھارت اور پرتگال کے تنازعہ میں پرتگال کی شکایات کی سماعت کا اختیار حاصل ہے۔ عدالت نے اپنے دائرہ اختیار کے بارے میں بھارت کے چھ ابتدائی اعتراضات میں سے چار مسترد کر دیئے ہیں دو اعتراضات پر ابھی فیصلہ نہیں دیا گیا ہے۔ ان پر مقدمہ کی باقاعدہ سماعت کے دوران غور کیا جائے گا —— یاد رہے کہ پرتگال نے عالمی عدالت سے شکایت کی تھی کہ بھارت اسے اپنے علاقہ سے گذر کر پرتگالی مقبوضات دادرا اور نگر حویلی تک پہنچنے کا حق استعمال کرنے کی اجازت نہیں دے رہا۔ عدالت پرتگال کو اس کا یہ حق دلائے۔ دوسری طرف بھارت نے یہ موقف اختیار کیا تھا کہ عالمی عدالت کو اس مقدمے کی سماعت کا اختیار ہی حاصل نہیں ہے۔ کل عدالت نے بھارت کے اس اعتراض پر اپنا فیصلہ سنا دیا۔

ظاہر شاہ ۱۰ دسمبر کو کراچی پہنچ رہے ہیں

کراچی ۲۷ نومبر۔ شاہ افغانستان ظاہر شاہ کے دورہ پاکستان کے پروگرام میں تبدیلی کر دی گئی ہے۔ سابقہ توقعات کے برعکس شاہ افغانستان مشرقی یا مغربی پاکستان نہیں جائیں گے۔ ان کا قیام صرف کراچی تک محدود رہے گا۔ وہ ایک روز کے لئے شکار کے لئے کراچی سے باہر جائیں گے۔ شاہ افغانستان ۱۰ دسمبر کو کراچی پہنچ رہے ہیں۔

امریکہ میں نسلی امتیاز کے حامی کو سزا

واشنگٹن ۲۷ نومبر۔ امریکی سپریم کورٹ نے نسلی امتیاز کے ایک حامی جان کاسپر کی یہ درخواست دوبارہ مسترد کر دی ہے۔ کہ ۱۹۵۶ء میں اسے توہین انصاف کے الزام میں جو سزا ہوئی اس پر نظر ثانی کی جائے کاسپر کو نسلی امتیاز کے حق میں تقریریں کرنے کے سلسلہ میں ایک سال قید کی سزا سنائی گئی تھی۔

مغربی پاکستان میں غذائی صورت حال

لاہور ۲۷ نومبر۔ ایک سرکاری اعلان کے مطابق درآمدی گندم پہنچنے کی وجہ سے مغربی پاکستان میں غذائی صورت حال اب بہتر ہوتی جا رہی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ۱۱ نومبر میں مغربی پاکستان میں ۲۵ ہزار ٹن درآمدی گندم پہنچی۔ جو غذائی قلت کے علاقوں میں بھیج دی گئی۔ مغربی پاکستان میں اب تک ۵۰ ہزار ٹن درآمدی گندم پہنچ چکی ہے۔ حکومت پاکستان آئندہ سال کے لئے باہمی تعاون کے امریکی ادارہ سے ۶ لاکھ ٹن گندم قرضہ کی صورت میں حاصل کر رہی ہے

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل۔ ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۸ نومبر ۱۹۵۷ء

مادی قوتیں ناکام ہونگی

یہ حقیقت مسلمہ ہے کہ یورپین اقوام آج سب سے زیادہ مالدار ہیں۔ مادی قوت کے تمام ذخائر ان کے تصرف میں ہیں۔ یہانتک کہ ایشیا اور افریقہ کے پیداوار کی خزانہ پر ان کا ہی تصرف ہے۔ ان کا مادی طاقتوں میں اتنا مضبوط ہونا ہی آج تمام دنیا میں ان کے اثر و رسوخ کا باعث ہے۔ دنیا کا چھوٹا بڑا کوئی بھی ایسا ملک یا خطہ نہیں ہے۔ جہاں یورپین اقوام کا سایہ نہ پڑا ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ اگرچہ بعض غیر یورپین ممالک اپنی جگہ آزاد کہلاتے ہیں۔ اور ان میں اپنی قومی یا شاہی حکومتیں قائم ہیں۔ لیکن ساری دنیا پر ایک طرح سے یورپین اقوام ہی حکومت کر رہی ہیں۔ اور باقی تمام دنیا ان کی محکوم ہے :

جہاں تک دین کا تعلق ہے بلحاظ ہر یورپین اقوام عیسائیت کا دین رکھتی ہیں۔ تمام مغربی ممالک میں بڑے بڑے کلیسا قائم ہیں اور سوا روس کے ان تمام ممالک کی حکومتوں کا دین عیسائیت ہی ہے۔ اور وہ عیسائی اداروں کی مدد کرتی ہیں۔ اس کے علاوہ متمول لوگوں نے اتنا روپیہ بنکوں میں جمع کرا رکھا ہے کہ جن کے صرف سود سے ہی عیسائیوں کے کئی کئی مشن چل رہے ہیں :

مذہب کے علاوہ آزاد خیال یورپین سائنس اور فلسفہ کے زیر اثر خاصی حد تک الحاد پسند بھی بنتے جا رہے ہیں۔ کم از کم ایک ملک یعنی روس تو کھلم کھلا الحاد کا نہ صرف حامی ہے بلکہ مذہب کو دنیا سے مٹانے کے لئے طاقت صرف کر رہا ہے۔ دیگر مغربی ممالک اور امریکہ میں بھی نجی طور پر ایسے ادارے قائم ہیں جو مذہب سے لوگوں کو بیزار کرنے کی مہم چلا رہے ہیں۔ اور کروڑوں اربوں ڈالر اور پونڈ اس پر صرف کر رہے ہیں۔

گویا عیسائیت اور الحاد آج تمام مادی قوت سمیٹے ہوئے ہیں۔ اور یہ کہنا غلط نہیں ہے۔ کہ عیسائیت اور الحاد کی نشر و اشاعت اس وجہ سے دنیا میں زیادہ سے زیادہ ہو رہی ہے۔ کہ ان کے حامیوں کے پاس بڑی مادی قوت ہے۔ دنیا کی تمام دولت ان کے قبضہ میں ہے اس لئے یہ لوگ جس قدر چاہیں روپیہ صرف کر سکتے ہیں۔

یہ درست ہے لیکن اس کے ساتھ ہمیں یہ بھی تو سوچنا چاہیئے کہ ان لوگوں کے پاس اتنی مادی طاقت اور اتنی بے پناہ دولت کس طرح آئی ہے۔ اس کا سیدھا سا جواب یہ ہے۔ کہ یہ لوگ سخت محنتی ہیں۔ بلا کا کام کرنے والے ہیں۔ یہ ان کی عملی قوت ہے۔ جس نے انہیں اتنی مادی قوتوں کا مالک بنا دیا ہے۔ اس کے مقابلہ میں باقی اقوام عالم سست ہیں۔ محنتی نہیں ہیں۔ اتنا کام نہیں کرتیں جتنا یہ لوگ کرتے ہیں۔ اس لئے وہ پیچھے رہ گئی ہیں :

ایک وقت تھا کہ مسلمان تمام دنیا پر چھائے ہوئے تھے۔ اور یہی مغربی اقوام ہر بات میں ان سے پست تھیں۔ چنانچہ ابن خلدون نے اپنے عہد کی یورپین اقوام کے متعلق لکھا ہے کہ یہ اقوام اس لئے پستی میں پڑی ہیں کہ زیادہ سردی کی وجہ سے وہ زیادہ کام نہیں کر سکتیں مگر آج بساط بالکل الٹ گئی ہے۔ اب افریقہ اور ایشیا کے لوگوں کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ یہ لوگ اس لئے سست ہیں کہ یہ دنیا کے گرم علاقوں میں بسنے ہیں۔ اور انتہائے گرمی کی وجہ سے زیادہ کام نہیں کر سکتے۔ مگر یورپ چونکہ ٹھنڈا ملک ہے۔ لوگ زیادہ محنت کرتے ہیں۔۔ اگر یہی بات ہوتی۔ تو ایشیا کے وہ ممالک جہاں سردی زیادہ پڑتی ہے۔ یورپین جیسے ہی محنتی ہونے چاہئیں تھے۔ اور ان کے پاس بھی مادی قوت یورپین لوگوں کے مقابلہ میں ہونی چاہیئے تھی۔ چین کا اکثر حصہ سرد ہے وسط ایشیا بھی کوئی گرم خطہ نہیں ہے لیکن یہاں کے لوگ بھی پاک و ہند اور افریقہ کے لوگوں کی طرح پسماندہ ہیں :

اس سے ثابت ہے کہ گو گرمی اور سردی کا فرق ضرور ہے۔ لیکن اصل چیز ہمت اور جوش ہے جب مشرقی اقوام میں ہمت اور جوش تھا۔ تو وہ یورپ پر چھا جاتی تھیں۔ لیکن اب وہی ہمت اور جوش مغربی اقوام میں پایا جاتا ہے اس لئے وہ تمام دنیا پر چھا گئی ہیں۔ اگر ایشیائی اور افریقی اقوام میں پھر ہمت اور جوش عود کر آئے تو یقیناً وہ مغربی اقوام کا مقابلہ کر سکتی ہیں۔

ایسا ہو سکتا ہے مگر یہ کہنا مشکل ہے کہ ایسا کس طرح ہو گا۔ اور کب ہو گا۔ موجودہ حالت یہی ہے کہ مغربی اقوام مشرقی اقوام سے بہت آگے نکل چکی ہیں۔ اتنی آگے نکل چکی ہیں کہ اس کا قیاس کرنا بھی مشکل ہے۔ آج مادی طاقت میں مشرق مغرب کے مقابلہ میں صفر کی حیثیت رکھتا ہے۔ اگر مشرقی اقوام دوڑنا بھی شروع کر دیں تو اس لحاظ سے مغرب اتنا آگے نکل گیا ہے۔ کہ ہم اس کا نقش قدم بھی نہیں پا سکتے۔ پھر کیا ہمیں مایوس ہو جانا چاہیئے۔ سوال یہ ہے۔ کہ کیا کوئی صورت ایسی ہے۔ جس سے ہم یورپ کے مقابلہ میں فتح پا سکتے ہیں؟

اگر ہم صرف مادی نقطۂ نظر سے دیکھیں۔ تو یقیناً اس سوال کا جواب نفی میں ملے گا۔ اس لئے سوچنے کا ایک نقطۂ نظر یہ بھی ہے۔ کہ کیا صرف مادی قوت ہی ہے جس سے فتح حاصل ہوتی ہے یا اس کے مقابلہ میں کوئی اور قوت بھی ہے؟ اگر مسلمان اپنی ابتدائی تاریخ کا مطالعہ کرے۔ تو اس کا جواب اثبات میں دے گا۔ آخر شروع میں مسلمانوں کے پاس دنیا کے مقابلہ میں کس قدر مادی قوت تھی؟ کیا مادی قوت میں وہ قریش سرداروں کا مقابلہ کر سکتے تھے؟ کیا پھر وہ عرب قبائل کا مقابلہ کر سکتے تھے؟ ایران اور رومی شہنشاہیوں کا مقابلہ کر سکتے تھے؟ قطعاً نہیں۔ لیکن حقیقت کیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں نے نہ صرف قریش سرداروں اور عرب قبائل کو شکست دی۔ بلکہ چند ہی سالوں میں رومی اور ایرانی حکومتوں کا تختہ الٹ دیا :

اگر مادی قوت ہی فیصلہ کن ہوتی۔ تو ایک مسلمان بھی مکہ سے جان بچا کر نہ نکل سکتا۔ مگر وہ نہ صرف مکہ سے صحیح سلامت نکلا۔ بلکہ پھر پر امن طریقہ سے اس میں پھر داخل ہوا۔ درآنحالیکہ مخالفین کی تلواریں بکنار ہو چکی تھیں۔ پھر کیا ہوا چند سالوں نے مراکش سے لے کر چین تک اسلام ہی اسلام چھا گیا

وہ کیا قوت تھی۔ جس سے یہ معجزہ ظہور پذیر ہوا۔ مادی قوت نہیں تھی۔ وہ روحانی قوت تھی۔ ہاں روحانی قوت جو گرم و سرد سے بالا ہے۔ جو تیر و تبر۔ بندوق اور توپ بلکہ ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم سے بھی زیادہ قوی ہے۔ جو ان تمام ہلاکت کے سامانوں سے جو آج تک یورپ تیار کر رکا ہے۔ یا آئندہ تیار کر سکتا ہے۔ ان سب مہلک اسلحہ سے زیادہ کاری ہے۔

یہی قوت ہے جو اس حقیقی ہمت اور جوش کا منبع ہے۔ جو انسانی عمل کو کارگر بناتے ہیں۔ جو ایک تنکے کو طوفانوں سے لڑا دیتے ہیں۔ اور پہاڑوں کو اڑا دیتے ہیں۔ یہی برقی قوت تھی۔ جو قرون اولےٰ کے مسلمانوں کے رگ و پے میں جاری و ساری ہو گئی تھی۔ یہی وہ قوت ہے۔ جس کے آگے مادی قوتوں نے گھٹنے ٹیک دیئے تھے۔ مسلمان گھر سے کچھ لے کر نہیں نکلا تھا۔ جب وہ مکہ سے نکلا تھا۔ تو خالی ہاتھ نکلا تھا۔ مگر وہ جس طرف منہ کرتا تھا۔ مادی قوتیں اس کے قدم چومنے کو آگے بڑھتی تھیں۔ سرداران قریش۔ قبائل عرب۔ ایرانی اور رومی

(باقی صفحہ ۸ پر)

سو کام حرج کر کے بھی جلسہ سالانہ پر آنا چاہیئے

اور

جلسہ کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا چاہیئے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے آج سے بیس برس قبل کے ایک خطبہ جمعہ میں سے چند اقتباسات درج ذیل کئے جاتے ہیں:-

اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت اور اس کے الہام اور وحی سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

جماعت کا ایک اجتماع

مقرر فرمایا ہے۔ یہ اجتماع ۲۶۔۲۷۔۲۸ دسمبر کو ہوا کرتا ہے۔ اس اجتماع کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ خواہش ظاہر فرمائی ہے کہ جماعت کے وہ تمام دوست جن کا ان دنوں یہاں پہنچنا ممکن ہو اس موقعہ پر جمع ہوا کریں اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کے سننے یا سنانے میں شامل ہوا کریں۔ جو ان دنوں یہاں کیا جاتا ہے۔ پس جو پہنچ سکتے ہیں انہیں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ساری جماعت کی طرف سے ان پر ایک خاص ذمہ داری ہے۔ جسے ادا کرنے کی کوشش ان کا اولین فرض ہے۔ اور یہ کہ جب کہ ساری جماعت اس موقعہ پر نہیں پہنچ سکتی۔ تو ہر علاقہ کے مردوں عورتوں اور بچوں میں سلسلہ کی روح کو زندہ رکھنے کے لئے جو پہنچ سکتے ہیں انہیں

سو کام کا حرج کر کے بھی

آنا چاہیئے تا ان کا آنا دوسروں کے نہ آسکنے کے نقصان کا ازالہ کر دے۔

دنیا میں بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ جو ترقی کے شروع ہونے پر سست ہو جاتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں اب جماعت بہت ہو گئی۔ ایسے لوگوں کو میں بتا دینا چاہتا ہوں کہ ہر وہ شخص جس کے لئے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر پہنچنا ممکن ہے اگر یہاں آنے میں کوتاہی کرتا ہے تو اس کا لازمی اثر اس کے ہمسائیوں اور اس کی اولاد پر پڑے گا۔ میں نے دیکھا ہے جو دوست سال بھر میں ایک دفعہ بھی جلسہ سالانہ کے موقعہ پر آجاتے ہیں۔ اور اپنے اہل و عیال کو ہمراہ لاتے ہیں۔ ان کی اولادوں میں احمدیت قائم رہتی ہے۔ اور وہ گو ان بچوں کو احمدیت کی تعلیم سے ابھی واقفیت نہیں ہوتی۔ مگر وہ اپنے والدین سے یہ ضرور کہتے رہتے ہیں۔ کہ ابا ہمیں جلسہ پر لے چلو۔ اس طرح بچپن میں ہی ان کے قلوب میں احمدیت گھر کرنا شروع کر دیتی ہے۔ اور آخر وہ بڑے ہو کر وہ اپنی

احمدیت کا شاندار نمونہ

پیش کرنے پر قادر ہو جاتے ہیں۔ پھر بچوں کے ذہن کے لحاظ سے بھی جلسہ سالانہ کا اجتماع ان پر بڑا اثر کرتا ہے بچہ ہمیشہ غیر معمولی چیزوں اور ہجوم سے متاثر ہوتا ہے۔ پس جلسہ سالانہ پر آکر وہ نہ صرف ایک مذہبی مظاہرہ دیکھتا ہے بلکہ اپنی طبیعت کی جدت پسندی کے لحاظ سے بھی تسلی پاتا ہے۔ اور یہ اجتماع اس کے لئے ایک دلچسپ اور یاد رکھنے والا نظارہ بن جاتا ہے۔ غرض جو باپ جلسہ پر آتے ہیں وہ اپنی اولاد کے دل میں بھی یہاں آنے کی تحریک پیدا کر دیتے ہیں۔ اور کبھی نہ کبھی ان کے بچے کا اصرار بچے کو جلسہ پر لانے کا محرک ہو جاتا ہے۔ جس کے بعد دوسرا قدم وہ اٹھتا ہے جس کا میں نے ابھی ذکر کیا ہے۔

پس جلسہ پر آنا کسی ایسے بہانے یا عذر کی وجہ سے ترک کر دینا جسے توڑا جا سکتا ہو یا جس کا علاج کیا جا سکتا ہو۔ صرف ایک حکم کی نافرمانی ہی نہیں بلکہ

اپنی اولاد پر بھی ظلم

ہے۔

پس ہماری جماعت کو یہ مقصد اپنے سامنے رکھنا چاہیئے۔ اور جلسہ سالانہ کے موقعہ پر نہ صرف خود آنا چاہیئے بلکہ اپنے ہمسایوں اپنے عزیزوں کو بھی ساتھ لانا چاہیئے۔ مگر اس کے ساتھ یہ امر بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ

ان ایام میں بے احتیاطیاں

دل کو زیادہ سخت کر دیا کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے مقدس مقامات کا احترام کرانا چاہتا ہے۔ اور ہر شخص جو ان مقامات کا احترام نہیں کرتا۔ اس کی سرزنش کا مستحق ہوتا ہے جس طرح جلسہ سالانہ کے موقعہ پر آنا برکات کا موجب ہوتا ہے۔ اسی طرح یہاں آنا اور پھر اپنے اوقات کا حرج کرنا۔ اور انہیں علمی باتوں کے سننے میں صرف کرنے کی بجائے رائیگاں کھو دینا دل پر زنگ لگا دیتا ہے۔

پس دوستوں کو چاہیئے کہ جب وہ جلسے پر آئیں تو یہ اقرار کر کے آیا کریں کہ ہم محض رسم پوری کرنے نہیں چلے۔ بلکہ ہم وہاں خدا کا ذکر کریں گے۔ جب جماعت میں بیٹھیں گے۔ تب بھی اس کا ذکر کریں گے۔ اور جب علیحدہ ہوں گے تب بھی اس کا ذکر کریں گے۔ جماعتی ذکر ہمیشہ مجلس میں ہوتا ہے۔ انسان باتیں سنتا ہے تو نصیحت حاصل کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف اس کے قلب کا میلان ہو جاتا ہے۔ لیکن انفرادی ذکر الگ الگ ہوتا ہے۔ دنیا میں چونکہ بعض طبائع ایسی ہیں۔ جو اس وقت ذکر کی طرف توجہ قائم رکھ سکتی ہیں جب خود ذکر میں شامل ہوں۔ اور بعض طبائع ایسی ہوتی ہیں۔ جو دوسروں سے ذکر سنیں تو ذکر میں مشغول ہو جاتی ہیں نہ سنیں تو وہ بھی ذکر چھوڑ بیٹھتی ہیں اس لئے جماعتی اور انفرادی دونوں ذکر انسانی اصلاح کے لئے ضروری ہیں۔ اور دونوں کو اللہ تعالیٰ نے نمازوں میں جمع کر دیا ہے۔

جلسہ سالانہ میں بھی دونوں قسم کی عبادتیں

کرنی چاہئیں۔ یعنی دوستوں کو چاہیئے کہ جب تک وہ جلسہ گاہ میں رہیں لیکچر سنیں۔ احمدیت کی تعلیم سے واقفیت پیدا کریں۔ قرآن کریم اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات سے آگاہی حاصل کریں۔ اور جب جلسے سے فارغ ہوں تو نمازیں پڑھیں۔ دعائیں کریں۔ اور ان آدمیوں سے ملیں۔ جن سے مل کر ان کے ایمان کو تقویت حاصل ہو۔ مگر اپنے وقت کو ضائع نہ کریں اور نہ کھیل کود اور لغو کاموں میں اسے رائیگاں جانے دیں۔

ملک فیض الرحمٰن صاحب فیضی کے متعلق سابقہ اعلان کی وضاحت

ملک فیض الرحمٰن صاحب فیضی لاہور کے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:-

"میں ان کو معاف کر چکا ہوں جیسا کہ شائع ہو چکا ہے۔ لیکن میری معافی کے یہ معنے نہیں کہ لاہور کی جماعت نے جو ریزولیوشن ان کے یا ان کے بھائیوں اور ان کے ساتھیوں کے متعلق پاس کیا تھا وہ بھی منسوخ ہو گیا ہے۔ معافی اس شرط کے ساتھ ہے کہ جماعت لاہور کا ریزولیوشن اپنی جگہ پر قائم رہے گا۔ لیکن جب میری طرف سے شائع ہو گیا تھا کہ میں نے ان کو دل سے معاف کر دیا ہے اس کے معنے یہی تھے کہ ان سے سلام و کلام جائز ہے۔ مجھے یہ بات سن کر افسوس ہوا ہے۔ کہ اب تک جب کبھی وہ مسجد میں جاتے ہیں تو بعض افراد ان سے سلام و کلام نہیں کرتے۔ یہ بات میرے اعلان کے خلاف ہے۔"

(پرائیویٹ سیکرٹری)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے۔ کہ وہ اخبار خود خرید کر پڑھے

حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت مسیح ناصریؑ میں ایک اور بہت بڑا مشابہت

فرقہ عنانیہ حضرت عیسیٰؑ کو ولی مانتا تھا اور آپ کی نبوت کا انکاری تھا

اہل پیغام کیلئے ایک نیا قابل غور حوالہ

(از مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل)

میں آج صبح امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف "اعتقادات فرق المسلمین والمشرکین" مطالعہ کر رہا تھا۔ اس کتاب میں انہوں نے مسلمانوں، یہودیوں، عیسائیوں اور مجوسیوں وغیرہم کے فرقوں اور ان کے عقائد کا مختصر ذکر کیا ہے۔ اسی ضمن میں امام صاحب موصوف نے حضرت مسیحؑ سے حسن عقیدت رکھنے والے ایک فرقہ العنانیۃ کا ذکر بایں الفاظ فرمایا ہے:-

"العنانیۃ أتباع عنان بن داود۔ ولا یذکرون عیسیٰ بسوء بل یقولون انہ کان من اولیاء اللہ تعالیٰ وان لم یکن نبیاً وکان قد جاء لتقریر شرع موسیٰ علیہ السلام"

ترجمہ:- فرقہ عنانیہ۔ عنان بن داود کے پیرو ہیں۔ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو برا نہیں کہتے بلکہ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ وہ اولیاء اللہ میں سے ایک تھے اگرچہ نبی نہ تھے۔ وہ حضرت موسیٰؑ کی شریعت کی وضاحت اور حمایت کے لئے آئے تھے۔"

(اعتقادات فرق المسلمین والمشرکین" مطبوعہ مصر ص۸۳)

اس نئے حوالہ سے غیر مبائع صاحبان کا ایک سوال حل ہو گیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حضرت مسیح ناصریؑ سے ایک عظیم الشان مشابہت ثابت ہو گئی۔ نیز غیر احمدیوں کے اس اعتراض کا جواب بھی مل گیا کہ اگر حضرت مرزا صاحب فی الواقع صادق نبی ہوتے تو ان کو سچا ماننے والا ایک فرقہ (غیر مبائعین) ان کی نبوت کا انکار کر کے انہیں صرف ولی اور محدث کیوں مانتا؟ مندرجہ بالا حوالہ سے ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے عقیدت رکھنے والا ایک فرقہ عنانیہ تھا۔ جو آپ کی محدثیت اور ولایت کا اقرار کرتا تھا۔ مگر یہ نہیں مانتا تھا کہ وہ نبی تھے یا انہوں نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا

پس مسیح محمدی علیہ السلام کے ماننے والوں میں سے پیغامی فرقہ کا آپ کی نبوت سے انکار کرنا اور آپ کو صرف ولی اور محدث قرار دینا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی ایک دلیل ہے۔ کیا اہل پیغام اصحاب بھی اس حوالہ پر غور کریں گے؟

"خدا در نصرت آں کس بود کو ناصر دین است
ہمیں او فتاد آئین از ازل درگاہ عزت را"

(حضرت مسیح موعودؑ)

(۱) مولوی محمد احمد صاحب فاضل کلرک موہیاں سے اپنا وعدہ ۱۷/- اور اپنی اہلیہ صاحبہ و والدہ صاحبہ و ایک دختر اور دو لڑکوں کا وعدہ دفتر دوم میں ۲۷/- کرتے ہیں۔ یہ وعدہ ان کی آمد کا قریباً ۲۰ فیصدی ہے۔ اور اس جماعت کے چوہدری غلام حسین صاحب اپنی ایک ماہ آمد سے ڈیوڑھا سے بھی زیادہ مع اہلیہ صاحبہ ۱۶۷/- اور اپنے پانچ لڑکوں اور ایک دختر نیک اختر کی طرف سے ۲۹/- کا وعدہ دفتر دوم میں فرماتے ہیں۔ اور ساتھ ہی سب دوستوں نے کہا ہے کہ کل وعدہ کی رقم ۲۱۶/- قسط اول کی ہے مارچ میں انشاء اللہ تعالیٰ سالم ادا کر دی جائے گی۔ دوسری فہرست بھی احباب کے رخصت سے آنے پر ارسال ہو گی۔

(۲) کنڈیارو سندھ کے مکرم محمد پریل صاحب مع اہلیہ کے ۲۰/۴ چوہدری ہدایت اللہ خانصاحب مع اہلیہ ۴۹/- جو ۳۳ فیصدی شرح سے ہے۔ چوہدری محمد الدین صاحب بمعہ اہلیہ صاحبہ ۵۲/۸ جو ایک ماہ کی پوری آمد سے بھی زیادہ ہے۔ اسی طرح چوہدری رشید احمد صاحب اپنی ایک ماہ کی پوری آمد ۸۸/- اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر قربان کرتے ہیں۔ یہ فہرست ۴۸۳/۴ کی ہے۔ دفتر دوم میں وہ احباب جو اپنی آمد سے بہت کم دے رہے ہیں وہ غور کریں اور اپنے وعدوں میں آمد کی نسبت سے اضافہ کریں۔ جیسا کہ دفتر دوم کے احباب کی اوپر کی مثالوں سے ظاہر ہے۔ ہمارے احباب کو معلوم ہی ہے کہ سابقون الاولون کے اکثر دوست اپنی ایک ماہ کی آمد سے بھی زیادہ متواتر پہلے انیس سال سابقون کے دور میں قربانی کرتے آئے ہیں اور اب دفتر دوم کے نوجوانوں کو بھی چاہیئے کہ اسی طریق پر اپنے کندھوں پر اشاعت اسلام اور اشاعت احمدیت کا بوجھ اٹھائیں! مکرم محمد پریل صاحب خاص توجہ سے کام کرنے والے ہیں۔ اپریل میں اپنی جماعت کی سالم رقم داخل کر دیں گے۔

(۳) مکرم مولوی غلام احمد صاحب مربی انچارج خیر پور ڈویژن جو بفضل خدا تحریک جدید کے کام میں خاص دلچسپی لیتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ آمین۔

انہوں نے سکھر اور گوٹھ نتھے خاں میں اپنے خطبہ میں احباب کو خصوصاً دفتر دوم کے وعدوں کو شاندار اضافہ سے کرنے کی تلقین کی اور گو ابھی وہاں سے فہرست نہیں آئی۔ امید ہے کہ جلد فہرست آجائے گی۔

(۴) مولوی غلام احمد صاحب مربی کی تحریک پر مکرم چوہدری رستم علی صاحب سیکرٹری مال جماعت جمال پور۔ ضلع نواب شاہ نے جو فہرست دفتر دوم ۴۱۱/۱۱ اور دفتر اول ۲۸۱/- کی جو ارسال کی ہے۔ اس کا من و عن شائع کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ اس میں ہر احمدی نے اپنے ساتھ اپنے اہل و عیال کو شامل کیا ہے۔ نہ صرف یہ کہ معمولی طریق سے شامل کیا ہے بلکہ احباب نے معتدبہ اضافہ کیا ہے جو حضور کے دفتر دوم کے ان نوجوانوں کے لئے بھی موجب تحریک و تحریص ہے جو اپنی آمد سے کم سے کم بلکہ بہت کم دے رہے ہیں ان کو یاد رہے کہ:-

"مجبوریاں سب کے لئے ہوتی ہیں۔ اگر ایک شخص پیچھے ہٹے اور دوسرا انہی حالات میں سے گذرتے ہوئے ثابت قدم رہے کہ اس نے قدم پیچھے نہیں ہٹایا تو یہ اس بات کا ثبوت ہوگا کہ وہ لوگ جنہوں نے کہا تھا کہ ہم مشکلات کی وجہ سے مجبور ہیں انہوں نے غلط کہا تھا۔ کیونکہ انہی حالات میں سے گذرتے ہوئے دوسروں نے قربانی کی اور وہ کامیاب ہوئے۔"

پس ہر احمدی دفتر دوم میں کم سے کم اس سال میں اپنی آمد ماہوار کے نصف کے برابر تو کرے تا اشاعت اسلام کے لئے تحریک جدید کو اپنے بڑھتے ہوئے اخراجات میں کچھ آسانی ہو۔

جمال پور کی جماعت باوجود شاندار اضافہ جات کے ۹۵ فیصدی اس رقم کو وعدے کے ساتھ ہی ادا کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کی قربانیوں کو قبول فرمائے اور نعم البدل دے اور بیش از بیش قربانیوں کی جو آئندہ دن بدن بڑھ چڑھ کر احمدیت کو پیش آنے والی ہیں ان میں شاندار حصہ لینے کی توفیق بخشے آمین۔ جو جماعتیں اپنے وعدے ابتدائے سال میں یعنی پہلے چھ ماہ میں ادا کر دیتی ہیں یا جو افراد جلد تر ادا کرتے ہیں وہ وعدوں کے وقت نہ صرف شاندار اضافہ کرتے ہیں (۵) بلکہ پہلے ادا کرنے کی وجہ سے زیادہ ثواب کے بھی اللہ تعالیٰ کے حضور مستحق ہوتے ہیں۔ پس وعدہ کرنے والوں کو جلد از جلد وعدے ادا کرنے کی طرف بھی خاص توجہ رکھنی چاہیئے

فہرست یہ ہے:-

چوہدری جمال الدین صاحب خود ۱۵۲/-
اہلیہ صاحبہ " " " ۵۶/-
عزیز محمد ایوب صاحب ابن " " مرحوم ۹/-
(میزان) ۲۲۱/-

چوہدری رستم علی صاحب ۵۰/-
اہلیہ صاحبہ " " ۱۹/-
نثار احمد پسر " " ۹/-
انور احمد " " " ۹/-
(میزان) ۱۰۷/-

چوہدری شاہ محمد صاحب خود ۵۶/-
اہلیہ صاحبہ " " " ۱۷/-
چوہدری عبد اللطیف صاحب ابن " " ۹/-
" عبد الحمید صاحب " " ۹/-
مقصود بیگم صاحبہ دختر " " ۶/-
نسیم بیگم صاحبہ دختر چوہدری شاہ محمد صاحب ۹/-
محمودہ بیگم صاحبہ " " " ۹/-
مجیدہ بیگم صاحبہ " " " ۹/-
(میزان) ۱۳۰/-

چوہدری نور محمد صاحب خود ۶/۲
اہلیہ صاحبہ " ۶/۵
مبارک احمد و ناصر احمد پسران ۶/۵
(میزان) ۱۹/-

چوہدری نذر احمد صاحب مع اہلیہ و بچگان ۱۶/-
مولوی عطاء اللہ صاحب ۳۳/-

چوہدری محمد اسحٰق صاحب خود ۸/-
اہلیہ صاحبہ " " ۸/-
ناصر احمد و اعجاز احمد پسران " ۶/-
بشریٰ و نصرت بنات " ۶/۸
(میزان) ۲۹/۸

چوہدری محمد الدین صاحب راجپوت ۵/۱۲

چوہدری محمد ابراہیم صاحب خود ۵۰/-
اہلیہ صاحبہ " " ۸/-
مختار احمد صاحب ابن " ۴/-
سلیمہ بی بی بنت " ۶/-
(میزان) ۶۸/۴

(باقی صفحہ ۸ پر)

95

ذکرِ حبیبؑ

(دوسری قسط)

(از حضرت بھائی عبد الرحیم صاحب رضی اللہ عنہٗ)

— اگر مہمان کے لئے قادیان سے چیز میسر نہ آسکے تو امرتسر لاہور سے منگوا کر خاطر مدارات فرمایا کرتے تھے — ترکی قونصل کے ایک شخص کے لئے میری معرفت امرتسر سے برف بوتلیں لیمن وغیرہ کی منگوائی تھیں۔

— ایک عیسائی لڑکا محمد دین جس کو اُس کی ماں نے حضرت صاحب کے پاس مسلمان بنوانے کی خاطر لائی تھی۔ قادیان سے بھاگ گیا۔ حضور نے مجھے بھائی عبد الرحمٰن صاحب اور شیخ عبد العزیز صاحب مرحوم کو فرمایا کہ اُس کو لاؤ ہم تم سے لے لیں گے۔ پھر گیا تھا، ہم اتنے دوڑے کہ جسم ٹھنڈا ہونا شروع ہو گیا۔ آخر اُس کو وڈالہ کے پرے سفید کنوئیں سے درے ہی جا لیا۔ یکے پر بٹھا کر واپس لائے۔ اور آپ کی خوشنودی کا باعث ہوا۔

— آریوں نے مسلمان بچوں کے دلِ جب اسلام پر اعتراض کر کے خراب کرنے شروع کئے۔ تو آپ نے اپنا سکول کھولنے کی تاکید کی جو اب ہائی سکول کہلاتا ہے۔

— پرندوں کے گوشت اور شہد سے آپ کو محبت تھی۔ مجھے ان کے لئے اکثر ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ میں نے دریافت کیا کہ حضور کسی کی جگہ میں اس کے درخت یا لکڑیوں وغیرہ سے شہد نکالنا جائز ہے۔ آپ نے فرمایا یہ تو پرندہ کا حکم رکھتی ہیں۔

— عربی زبان کے رواج اور علم بڑھانے کی خاطر چھوٹے چھوٹے فقرے بول چال کے آپ نے تیار کئے تا مستعد لوگ یاد کر لیں۔ مگر افسوس کہ اس میں لوگ سست نکلے۔ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب امتحان بھی اُسی بول چال کا لیتے رہے۔

— ایک رجسٹر ایسا بھی آپ نے پسند کیا جس میں احمدی جوان لڑکوں اور لڑکیوں کی نسبت میں مدد مل سکے۔ مگر بعض اشخاص کی اطاعت پذیری میں کمزوری دیکھ کر آپ نے اُس کا خیال بھی ترک کر دیا۔

— حافظ معین الدین صاحب نابینا کو آپ امام الصلوٰۃ بنا لیا کرتے تھے۔ کبھی مجھے بھی ارشاد فرما دیا کرتے تھے۔ یہ ابتدائی زمانہ میں کبھی کبھی مولوی صاحبان کی عدم موجودگی میں ہوا کرتا تھا۔ خود بھی عرض کرنے سے امام ہو جایا کرتے تھے۔ آپ کے پیچھے اس طرح نماز پڑھنے سے سعادت حاصل ہو جایا کرتی تھی۔

— آپ کی طبیعت اور جسم میں کسل بالکل نہ تھا۔ مرزا ایوب بیگ صاحب اور مرزا یعقوب بیگ صاحب نے جو لہ حضرت بابا نانک صاحب کا شام کے بعد ذکر کیا۔ تو آپ صبح ہی چند اصحاب کو یکوں میں سوار کرا کر فوراً وہاں پہنچے۔ ظہر عصر کی نماز وہاں پڑھی اور درشن چولہ صاحب کے بعد اُسی دن قادیان واپس پہنچ گئے۔ اسی طرح ہر سہائے مقام میں جو ضلع فیروز پور میں ہے۔ ایک پوتھی گدی والوں کے پاس جو اُن کے بزرگوں سے بطور ورثہ مقدس سمجھ کر "مانتا" آ رہی تھی۔ اس کا علم آپ کو جب ہوا، تو چند اصحاب کو فوراً وہاں بھجوا دیا گیا۔ اور اُس پوتھی کو دیکھ کر آنکھیں ٹھنڈی کر کے واپس آئے اور نہایت ہی خوشخط حمائل کو دیکھ کر اُن کے قلوب کو اس طرح نہایت ہی سرور اور راحت حاصل ہوئی۔ چولہ صاحب اور حمائل (قرآن مجید) کا ذکر آپ نے اپنی تصنیفات میں مفصل لکھ دیا ہے۔

ضروری تصنیف کے اوقات میں آپ نے تین چار مہینے تک قریباً ظہر عصر کو اکثر دفعہ جمع کیا تھا۔ نمازیں اول وقت میں ہی ادا ہو جاتی تھیں۔ بالخصوص مولوی عبد الکریم صاحب کے زمانہ میں۔

ایام جلسہ میں سب مہمانوں کو ایک قسم کا کھانا ہی دینا آپ کو پسندیدہ تھا۔ سوائے کسی فرد کی خاص ضرورت کے۔ ایک جلسہ کے اخراجات مجھ کو پیشگی دے کر فرمایا تھا۔ کہ سب کو ایک قسم کا کھانا دیں۔ مجھے یاد ہے کہ مبلغ پندرہ روپے سے ۱۶ روپے (پائی) شاید بچے تھے۔

ظہر کی نماز کے بعد کچھ دیر آپ اکثر مسجد میں تشریف رکھتے اور لطیف نکات بیان فرمایا کرتے تھے۔

ایک دفعہ ایک شخص کو میں نے اور حضرت میر ناصر نواب صاحب نے ذرا بدنی سزا دی تو آپ نے اتنی ہمدردی کے لئے تقریر کی کہ ہم نے اُس شخص سے معافی مانگی۔ اور اُس کو خوش کرنے کی ندامت بھرے دل سے کوشش کی نقص سے بچنے کی اکثر تاکید رہتی تھی۔ آپ کی طبیعت میں صلح و آشتی کا ضمیر کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ مخالفین نے بارہا مہمانوں کو تکلیفیں دیں۔ آپ کے متبعین کو ستایا حتیٰ کہ پاخانہ بھی کسی نے کھیت میں کیا تو اُسی کو اُن سے اٹھوایا۔ لیکن جب بھی مقدمات قانونی فردِ جرم اُن پر عائد ہوتی۔ تو انہوں نے صفائی کے لئے دفاع کی صورت اختیار کر کے سارا کیا کرایا چند لمحوں میں معاف کروا لیا۔

قتل کا الزام آپ پر لگایا گیا لیکن خون کے پیاسے دشمن کی ذاتیات پر جب وکیل نے جرح شروع کی۔ تو آپ نے اپنے وکیل کو روک دیا۔ یہ حیا کا پہلو آپ کی بے ضرر سلیم فطرت پر بڑی صفائی سے اظہر من الشمس گواہی دے رہا ہے۔

راستی اور راست گوئی میں آپ مشہور تھے۔ اپنے نقصان کی پرواہ راستی کے رکھنے میں آپ پسند کر لیا کرتے تھے۔ واقعات نے بارہا اس کی شہادت دی ہے۔

شام کی نماز کے بعد عشاء تک آپ ضرور باہر مسجد میں تشریف رکھتے۔ اور دینی مسائل اور کسی دینی پہلو پر بطور تربیت اونچی آواز سے تقریر فرمایا کرتے تھے۔ آپ کی آواز بڑی اونچی تھی۔ اور جوش سے بھری ہوئی ہوتی تھی۔ دینِ اسلام کی حمایت کے لئے آپ کو بڑا ہی محنتی وجود دیکھا گیا تھا۔ آپ کی جملہ تصنیفات اور ہمنشین لوگوں کی گواہی اس بارہ میں سچی شہادت دے رہی ہیں۔

ایک دفعہ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب بیمار ہوئے تو آپ نے بار بار دوائی تیار کر کے اُن کو پلائی۔ انہوں نے عرض کی میرا پیٹ بھر گیا ہے۔ کوئی ایک دوائی مفید ہو تو کافی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اسی لئے تو ہم بار بار دیتے ہیں۔ کہ کسی ایک دوائی پر بھروسہ نہ ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ ہی کی طرف دھیان رہے۔

یاحی یاقیوم برحمتک استغیث بارہا آپ کی زبان سے نکلتا رہتا تھا۔ سبحان اللہ بھی بکثرت سنا جاتا تھا۔ خاص دُھن میں لگا ہوا جیسے کسی کے چہرے سے پڑھا جا سکتا ہے یہی کیفیت آپ کے چہرے کے عنوان سے نمایاں نظر آتی تھی۔

آپ بے فائدہ کلام کے عادی نہ تھے۔ خاموشی کا پہلو غالب رہتا تھا۔ کپڑوں سے محبت یا اُن کی طرف خاص توجہ کا پہلو نہ تھا۔

عورتوں کے حقوق کی خاص تاکید فرماتے تھے۔ ایک دفعہ حکیم فضل دین صاحب نے مہر کے تذکرہ میں ذکر کیا۔ کہ حضور میری بیوی نے تو مہر معاف کر دیا ہوا ہے آپ نے فرمایا حکیم صاحب آپ نے اُن کے حوالے کر دیا تھا۔ حکیم صاحب نے عرض کیا کہ نہیں حضور انہوں نے ویسے ہی کہہ دیا تھا۔ کہ مہر میں نہیں لوں گی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ حکیم صاحب اُن کے ہاتھ میں پہلے رقم دے دیں۔ پھر وہ آپ کو معاف کر دیں۔ تو اُس کا نام معاف ہے حکیم صاحب نے مہر کی رقم اپنی بیوی کے حوالے کر کے کہا۔ کہ تم نے تو مہر معاف کر دیا تھا۔ لاؤ مجھے واپس یہ رقم دے دو۔ انہوں نے کہا کہ عورتوں کو بھی مختلف ضروریات در پیش رہتی ہیں۔ اب آپ یہ رقم میرے ہی پاس رہنے دیں۔

عورتوں کو مارنا اُن پر آوازہ کسنا اور سختی ناجائز کرنا آپ کو بہت ہی ناپسند تھا فرمانے لگے۔ ہم نے ایک دفعہ اونچی آواز سے ذرا کسی امر میں متنبہ کیا تھا۔ تو دیر تک استغفار مانگنا پڑا۔

مرزا مبارک احمد صاحب آپ کے صاحبزادے فوت ہو گئے۔ تو آپ نے باغ میں بیٹھ کر صبر شکر اور رضا کی تاکید کی۔ آپ نے ان الہامات کا بھی ذکر کیا، جو مبارک احمد صاحب کے متعلق اللہ تعالیٰ نے کئے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ کے وجود پر ایسے یقین کے پیدا ہونے کے متعلق مفصل بیان فرمایا۔ افسوس کہ اب الفاظ یاد نہیں رہے۔

لاہور میں بیمار ہونے پر جب میں پہنچا تو مجھے دیکھ کر حسبِ عادت مسکرائے اور اشارہ کیا۔ کہ دباؤ اُس وقت آپ کلام نہ کر سکتے تھے۔ تھوڑی دیر دبایا پھر تشریف لے گئے۔ آخر رفیقِ اعلیٰ کے لقاء کے لئے رحلت فرمائی غسل میں بھی مجھے کچھ حصہ ملا۔ اللّٰھم صلّ وسلم وبارک علیٰ محمد وعلیٰ آلِ محمد وعلیٰ عبدک المسیح الموعود آمین۔ (بدر قادیان)

درخواستِ دُعا

لاہور ۲۵ نومبر (بذریعہ تار) مکرم شیخ مسعود احمد صاحب رشید کے متعلق اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ان کی حالت تاحال بہت تشویشناک ہے۔ احباب خاص توجہ سے دُعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے جلد شفائے کامل عطا فرمائے۔ (آمین)

یوم تحریک جدید — اور — خدام الاحمدیہ

مجالس ہائے انصار اللہ ۲۹ نومبر بروز جمعہ یوم تحریک جدید منا رہی ہیں۔ اسے کامیاب بنانے کے لئے ضروری ہے کہ تحریک جدید دفتر دوم کے وعدہ جات کے سلسلہ میں جو عظیم ذمہ داری خدام پر عاید ہوتی ہے۔ اس کے پیش نظر جملہ مجالس کے قائدین و زعمائے کرام ۲۹ نومبر سے پہلے پہلے وعدہ کنندگان کی مکمل فہرستیں تیار کرلیں تاکہ جب تحریک جدید کی اغراض و مقاصد کے متعلق اجلاس ہو تو وہ یہ خوشخبری سنا سکیں کہ بفضلہ تعالیٰ ان کی مجلس کے تمام افراد گذشتہ سال کے مقابلہ میں اضافہ کے ساتھ تحریک جدید کے اس جہاد میں شامل ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق بخشے۔

(مہتمم تحریک جدید۔ خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

مجالس خدام الاحمدیہ مطلع رہیں

دستور اساسی خدام الاحمدیہ کے قاعدہ ۱۰۵ کے سلسلہ میں وضاحت

سالانہ اجتماع ۱۹۵۷ء کے موقعہ پر شوریٰ خدام الاحمدیہ نے دستور اساسی کے قاعدہ ۱۰۵ میں ترمیم کی ہے بعد ترمیم قاعدہ مذکورہ کے الفاظ مندرجہ ذیل ہوں گے۔

"قائد ضلع کا انتخاب مرکزی نمائندہ یا امیر علاقائی یا قائد علاقائی یا امیر ضلع کی صدارت میں ہوگا۔ اور قائد مقامی کا انتخاب امیر مقامی یا قائد ضلع یا پریذیڈنٹ کی صدارت میں ہوگا۔ جس کی رپورٹ صدر اجلاس اپنی رائے کے ساتھ بغرض منظوری صدر مجلس کو بھجوائیں گے۔ انتخاب کرواتے وقت مذکورہ بالا ترتیب کو ملحوظ رکھا جانا ضروری ہے"۔

اس بارہ میں چونکہ بعض پیچیدگیاں پیدا ہونے کا احتمال ہے۔ بلکہ ایک جگہ سے اس قسم اطلاع بھی موصول ہوئی ہے۔ چنانچہ یہ معاملہ بغرض وضاحت مکرم نائب صدر صاحب کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ مکرم نائب صدر صاحب نے حسب ذیل وضاحت فرمائی ہے۔ جملہ مجالس اس کے مطابق عمل کریں

"قاعدہ ۱۰۵ کے متعلق یہ وضاحت کر دینا ضروری ہے کہ کسی عہدہ کے انتخاب کے اجلاس کی صدارت ایسا خادم نہ کر سکے گا۔ جس میں اس کا اپنا نام تجویز کیا جا سکتا ہے مثلاً قائد مقامی کے اجلاس کی صدارت ایسا قائد ضلع یا قائد علاقائی نہ کر سکے گا۔ جو اس مجلس کا ممبر ہو۔ کیونکہ اس صورت میں قباحتیں پیدا ہونے کا احتمال ہے"۔

امید ہے۔ جملہ مجالس انتخاب کے وقت اس وضاحت کو ملحوظ رکھیں گی

معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ضروری اعلان

بعض احباب جلسہ سالانہ پر اپنے غیر احمدی دوستوں کو ہمراہ لانے کی اطلاعات دفتر ہذا کو دے رہے ہیں۔ تاکہ ان کی رہائش کے لئے بندوبست کیا جائے

ایسی تمام اطلاعات براہ راست "افسر صاحب جلسہ سالانہ" کو دی جائیں۔ نظارت ہذا کو رہائش کے سلسلہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ احباب نوٹ فرمائیں۔

ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ

تعلیم الاسلام کالج کو ایک کوالیفائیڈ ڈسپنسر کی ضرورت

تعلیم الاسلام کالج کو ایک کوالیفائیڈ ڈسپنسر کی فوری طور پر ضرورت ہے۔ اسامی مستقل ہے۔ گریڈ ۸۰-۳-۵۰+۲۰ روپیہ الاؤنس

درخواستیں مکرم پرنسپل صاحب تعلیم الاسلام کالج کے نام آنی چاہئیں۔

(سپرنٹنڈنٹ فضل عمر ہوسٹل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

جماعت احمدیہ پاکستان کا گیارھواں سالانہ جلسہ

۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۵۷ء بروز جمعرات، جمعہ، ہفتہ ہوگا

جماعت ہائے احمدیہ اور دوسرے احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حسب سابق امسال بھی جماعت احمدیہ پاکستان کا گیارھواں سالانہ جلسہ بتاریخ — ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۵۷ء بروز جمعرات، جمعہ، ہفتہ ربوہ میں منعقد ہوگا

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

چندہ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ میں اب صرف ایک ماہ کا عرصہ باقی رہ گیا ہے۔ اس لئے تمام کارکنان مال سے درخواست ہے کہ چندہ کی وصولی کی طرف خاص طور پر توجہ کریں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

اعلان دار القضاء

قبل ازیں الفضل ۱۶ نومبر ۱۹۵۷ء میں شائع ہوا تھا۔ کہ چوہدری غلام مصطفیٰ صاحب و پسران چوہدری غلام رسول صاحب مرحوم آف چک پنیار تحصیل بھلوال نے ایک قطعہ اراضی واقعہ قادیان بدست میاں محمد عبد اللہ خانصاحب ۲۷۰۰/- میں فروخت کیا تھا۔ اس کے بقایا زر ثمن کے متعلق درخواست نظر ثانی بورڈ قضاء میں ۱۵ دسمبر کو سماعت ہو رہی ہے۔ اب یہ تاریخ تبدیل ہو کر ۲۲ دسمبر ۵۷ء صبح ۹ بجے رکھی گئی ہے۔ جس کسی کو اس پر اعتراض ہو۔ وہ تبدیل شدہ تاریخ پر آکر پیش کر سکتے ہیں۔ خود آکر یا بذریعہ باقاعدہ مختار۔

(ناظم دار القضاء)

درخواستہائے دعا

۱- خاکسار خود اور دیگر اہل خانہ وبائی امراض سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے (مولوی محمد بخش مرڈ چک ۵۸ ضلع شیخوپورہ)

۲- خاکسار کی لڑکی عزیزہ صدیقہ سلیمہ قریباً ایک ماہ سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو صحت عطا فرماوے

(چوہدری محمد رمضان کارکن تبشیر)

پاکستان کا غذائی مسئلہ

"لنڈن ٹائمز" کا تبصرہ

لنڈن ٹائمز نے پاکستان کی غذائی صورت حال پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے "بھارت کے برعکس ادائیگیوں کے توازن کی ناموافقت پاکستان کے لئے کوئی نیا مسئلہ نہیں ہے۔ اور اس کی معیشت نے مستقل طور پر ایک ایسی شکل اختیار کرلی ہے۔ جس میں زرمبادلہ کی کمی رہے گی۔ سٹیٹ بنک پاکستان کے گورنر مسٹر عبد القادر نے اپنی سالانہ رپورٹ میں جولائی ۱۹۵۶ء سے جون ۱۹۵۷ء تک کی بیرونی تجارت کے اعداد و شمار کا جائزہ لینے کے بعد زرمبادلہ کی صورت حال کا جو خاکہ پیش کیا ہے۔ وہ کچھ زیادہ خوشگوار نہیں ہے۔ برآمد سے آمدنی میں کمی اور درآمدی اخراجات میں اضافے کے باعث پاکستان کو اس مد میں ۲۶ کروڑ ۲۶ لاکھ روپے کا خسارہ ہوا۔ ۱۹۵۲-۵۳ء کے بعد پاکستان کی ادائیگی کا توازن اتنا ناموافق کبھی نہیں رہا ۱۹۵۵-۵۶ء میں پاکستان کو بیرونی تجارت سے ۴۲ کروڑ ۹۹ لاکھ روپے کا منافع ہوا۔ جسے دیکھتے ہوئے موجودہ خسارہ بہت زیادہ معلوم ہوتا ہے۔ اب یہ بات واضح ہوگئی ہے۔ کہ ۱۹۵۵ء میں روپے کی قیمت کی کمی سے جو فوائد حاصل ہوئے تھے۔ وہ ختم ہوچکے ہیں۔ ۱۹۵۵-۵۶ء میں پاکستان نے دو ارب آٹھ کروڑ ۹۷ لاکھ روپے کمائے تھے۔ ۱۹۵۶-۵۷ء میں یہ رقم صرف ایک ارب نوے کروڑ اسی لاکھ روپے رہ گئی اور اب یہ آمدنی ۱۹۵۴-۵۵ء سے قبل کے اعداد کے قریب پہنچ گئی ہے۔ پاکستان سے چونکہ پٹ سن اور روئی سب سے زیادہ برآمد ہوتی ہے۔ اور ان کی برآمد کی مقدار قریب قریب یکساں رہی ہے اس لئے آمدنی میں کمی کا سبب یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ دوسری اشیاء کی برآمد کی مقدار کم ہوگئی ہے۔

پاکستان کو پٹ سن کی برآمد کے سلسلہ میں قریب قریب اجارہ داری حاصل ہے لیکن حال میں اس کی برآمد بھی گھٹ گئی ہے۔ ۱۹۵۶ء کی فصل میں پاکستان نے پٹ سن کی ۵۰ لاکھ گانٹھیں برآمد کی تھیں۔ جن میں سے چودہ لاکھ گانٹھیں بھارت نے درآمد کیں ۱۹۵۷ء میں بھارت نے صرف چھ لاکھ تین ہزار گانٹھیں درآمد کیں اور پاکستان نے مجموعی طور پر ۴۵ لاکھ گانٹھیں برآمد کیں ۱۹۵۶-۵۷ء میں پاکستان نے خام روئی کی چھ لاکھ ۹۶ ہزار ۵۵۱ گانٹھیں برآمد کیں۔ حالانکہ ۱۹۵۵-۵۶ء میں نو لاکھ تین ہزار ۲۶۰ گانٹھیں برآمد کی گئی تھیں۔

جہاں تک درآمدات کا تعلق ہے ۱۹۵۶-۵۷ء میں پاکستان نے دو ارب سترہ کروڑ ۶۳ لاکھ کا مال درآمد کیا اس کے برعکس ۱۹۵۵-۵۶ء میں ایک ارب ۳۷ کروڑ گیارہ لاکھ دس ہزار کا مال درآمد کیا گیا تھا۔ اس میں سے ۸۶ کروڑ ۹۵ لاکھ روپے کا سامان نجی اور ۹۱ کروڑ ۵ لاکھ ستر ہزار کا سامان سرکاری حساب میں درآمد کیا گیا درآمد پر سخت کنٹرول کے باعث درآمدی اشیاء کی مالیت میں زیادہ تر اضافہ سرکاری حساب میں ہوا۔ اس کے علاوہ بحیثیت مجموعی درآمدی اشیاء کے نرخ کے اشاریہ میں بھی چودہ فی صد کا اضافہ ہوا ہے۔ امریکہ سے فوجی امداد ملنے کے بعد پاکستان کو بیرونی ملکوں میں دفاعی ضروریات پر زیادہ سرمایہ خرچ نہیں کرنا پڑتا۔ اس لئے یہ فرض کیا جاسکتا ہے۔ کہ اخراجات میں یہ اضافہ "ترقیاتی مصارف" اور غلہ کی مستقل قلت کی وجہ سے ہوا ہے۔

منصوبے پر عملدرآمد

پاکستان میں "ترقی" اگرچہ بھارت کی طرح بہت زیادہ قابل دید اور وسیع نہیں ہوئی لیکن یہ ملک مختلف منصوبوں پر عملدرآمد میں ثابت قدمی سے مصروف رہا ہے۔ اس میں ریلوے "مواصلات"، بجلی کی تیاری سیمنٹ کے کارخانے اور تیل کے ذخائر کی تلاش شامل ہے۔ اگرچہ بعض نجی صنعتوں کی توسیع و ترقی مثلاً سوتی کپڑے اور پٹ سن کے کارخانے قائم کرنے میں نمایاں کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ لیکن جن صنعتوں پر خود حکومت نے سرمایہ لگایا ہے۔ ان سے نفع حاصل کرنے میں تاخیر ہو رہی ہے۔ پاکستانی حکام خصوصاً سٹیٹ بنک کے گورنر کی رائے ہے۔ کہ نجی صنعتوں کا میدان زیادہ وسیع کر دیا جائے۔ سرکاری صنعت کاری پر زیادہ زور نہ دیا جائے اور نئے ٹیکس لگائے جائیں۔

یہ بات بالکل یقینی ہے کہ پاکستان مسلسل غذائی قلت، سیلاب، دوسری آفات ارضی و سماوی اور آئے دن کے سیاسی بحرانوں کے باوجود ایک وسیع ترقیاتی منصوبے کا بار کثیر مقدار میں غیر ملکی امداد کے بغیر نہیں اٹھا سکتا ۲

۴ اس سال کے شروع میں حکومت پاکستان نے ایک وہائٹ پیپر میں انکشاف کیا تھا کہ ۱۹۵۱ء اور ۱۹۵۶ء کے درمیان سے تین ارب ۱۲ کروڑ ۵۷ لاکھ روپے کی امداد ملی اس میں سے زیادہ تر امداد امریکی ادارہ بین الاقوامی تعاون سے ملی ہے جس نے پانچ سال میں پاکستان کو ۲۶ کروڑ ۴۰ لاکھ ۸۰ ہزار اور ۶۷ کروڑ ۵۵ لاکھ ڈالر کے درمیان امداد دی ہے پاکستان کے بعض مقتدر حکام غیر ملکی امداد پر مسلسل انحصار کے باعث بہت مضطرب نظر آتے ہیں۔ ان کی رائے میں یہ توقع ہرگز دانشمندانہ نہیں ہے کہ یہ امداد ہمیشہ ملتی رہے گی اور یہ فرض کرکے کہ ہر نازک موقع پر ملک کو امداد مل جائے گی لوگوں میں خود کوئی قدم آگے بڑھانے کا جذبہ ختم ہو جائے گا۔ وہ تسلیم کرتے ہیں کہ اس سلسلہ میں پہلی ضرورت یہ ہے کہ ملک کو غذا کے معاملے میں خود کفیل بنایا جائے۔ ملک کی تقسیم کے حق میں سب سے بڑی دلیل یہ دی جاتی تھی کہ پاکستان ... غذا کی کمی [illegible]

... کیا گیا ہے کہ مغربی پاکستان کو مستقل طور پر چار لاکھ ٹن کی قلت ہے۔ دوسری طرف مشرقی پاکستان کے لئے ۱۹۵۶ء میں چار لاکھ ۱۳ ہزار تین سو دس ٹن اور ۱۹۵۷ء کے پہلے تین مہینوں میں ۴۵ ہزار نو سو ۴۲ ٹن چاول درآمد کیا گیا تھا۔

الواح الہدیٰ کے متعلق

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کا ارشاد

"ہر ایک مسلمان چاہتا ہے کہ وہ اور اس کی اولاد اسلامی زندگی بسر کرکے سعادت دارین حاصل کرے۔ اس کے لئے ایک دستور العمل کی ضرورت تھی جس میں اپنی طرف سے کوئی حاشیہ آرائی نہ ہو بلکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اکرم کے ارشادات ہوں۔

احباب جماعت یہ معلوم کرکے خوش ہوں گے کہ قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل نے ایک ایسی کتاب مرتب کی ہے جس میں ۱۸۳ ابواب ہیں ہر باب کے نیچے پہلے آیات قرآن مجید کا ترجمہ دیا ہے۔ پھر ان احادیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ترجمہ دیا ہے جو اس باب کے متعلق ہے۔ انسان کی پیدائش سے اس کی موت تک جس قدر احوال پیش آتے ہیں حقوق اللہ اور حقوق العباد کے متعلق ان سب کے متعلق اسلامی ہدایات درج ہیں۔ صرف فقہی مسائل جن میں فروعی اختلافات ہیں چھوڑ دیئے ہیں باقی اخلاق اور عام روش کے متعلق سب حدیثیں لکھ دی ہیں۔ یہ کتاب نہ صرف مسلمانوں کے بچوں۔ جوانوں اور بڑھوں کے لئے مفید رہے گی بلکہ غیر مسلموں میں تبلیغ کے لئے بھی کارآمد ہوگی (اس کے مطالعہ سے آجکل کی نئی روشنی کے تعلیم یافتہ بھی سمجھ سکیں گے کہ جس تہذیب حاضرہ سے ان کی آنکھیں چندھیا رہی ہیں اس سے زیادہ مصفّٰی و روشن تعلیم اسلام میں موجود ہے۔ معمولی میل جول۔ ملاقات۔ گفتگو۔ مجلس۔ لباس۔ طعام۔ سونے جاگنے۔ بیع۔ شریٰ کے متعلق بھی کارآمد ہدایات دی گئی ہیں ...... سب دوستوں کو چاہیئے کہ اسے خریدیں اور نہ صرف خود پڑھیں بلکہ اپنے اہل و عیال کو بھی پڑھائیں اور جو نہ پڑھ سکتے ہوں ان کو سنائیں اور سعادت دارین حاصل کریں۔

اور اب یہ نہ کہیں کہ عورتوں کے پڑھانے کے لئے کوئی عام فہم کتاب نہیں کہ جس میں اسلامی مسائل بھی ہوں اور ہر طرح کی بہبودی اخلاق کی ہدایات بھی۔ کیونکہ یہ کتاب ہر طرح سے جامع ہے اور مختصر بھی۔"

کاغذ عمدہ۔ لکھائی دیدہ زیب حجم تین سو صفحہ

قیمت بلا جلد ۲/- مجلد ۳/-

ملنے کا پتہ: احمدیہ کتابستان ربوہ

ویسٹ انڈیز کا دورہ کرنے والی ٹیم کیلئے اٹھارہ کھلاڑیوں کا انتخاب

بغداد الجدید ۲۶ نومبر پاکستان کرکٹ سلیکشن کمیٹی نے کل ان اٹھارہ کھلاڑیوں کے ناموں کا اعلان کر دیا جن میں ویسٹ انڈیز کا دورہ کرنے والی ٹسٹ ٹیم منتخب کی جائے گی۔ یہ اٹھارہ کھلاڑی ان ۲۵ کھلاڑیوں میں منتخب کئے گئے جو بہاولپور کے تربیتی کیمپ میں شریک ہوئے تھے

اب ان اٹھارہ کھلاڑیوں کو دس دن تک لاہور میں تربیت دی جائے گی جس کے بعد سولہ کھلاڑیوں پر مشتمل قطعی ٹیم منتخب کی جائے گی

اٹھارہ منتخب شدہ کھلاڑیوں کے نام یہ ہیں۔ عبد الحفیظ کاردار (کپتان) فضل محمود۔ خان محمد۔ وقار حسین۔ امتیاز احمد۔ حنیف محمد وزیر محمد۔ محمود حسین۔ محمد مناف۔ والیس متھائس علیم الدین۔ نسیم الغنی۔ حسیب احمد۔ مقصود منہاس اعجاز بٹ۔ اکرام الٰہی۔ اسرار علی۔ اور سعید احمد

ایس۔ اے لطیف رحمان کو بھی خاص طور پر لاہور کیمپ میں شامل کیا گیا ہے

کولیشن پارٹی آج طریقِ انتخاب پر غور کرے گی

صدر سے سیاسی لیڈروں کی بات چیت کا دوسرا دور

کراچی ۲۷ نومبر۔ مرکزی کولیشن پارٹی کا اجلاس آج شام ساڑھے چھ بجے پارلیمنٹ ہاؤس کے کمیٹی روم میں ہو رہا ہے۔ ۲۸ نومبر سے شروع ہونے والے قومی اسمبلی کے اجلاس میں جن مسودہ ہائے قانون کے پیش ہونے کا امکان ہے۔ وہ اسمبلی کے سکرٹریٹ کی طرف سے شائع کر دیئے گئے۔ ان میں طریق انتخاب میں ترمیم کرنے کے بل بھی شامل ہیں۔ توقع ہے کہ کولیشن پارٹی آج شام اسمبلی کے ایجنڈے پر غور کرنے کے بعد اسے حتمی شکل دے گی۔ اور اس کے بعد ہی یہ معلوم ہو سکے گا کہ طریق انتخاب میں ترمیم کے بل اس اجلاس میں پیش کئے جائیں گے یا نہیں۔

دریں اثنا طریق انتخاب کے مسئلہ پر کولیشن پارٹی میں شریک جماعتوں کے باہمی اختلافات ختم کرنے کے لئے آج بھی کراچی میں اعلےٰ سطح کی بات چیت جاری رہی مسلم لیگ اور ری پبلکن پارٹی کے لیڈروں نے صدر سکندر مرزا سے ملاقاتیں کیں۔

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

شہنشاہیتیں سب اپنی اپنی باری اس کے گھوڑے کی سموں کے نیچے کچلتی چلی گئیں۔ عراق۔ ایران۔ افغانستان ترکستان۔ ہندوستان۔ چین مشرق میں اور مصر لیبیا۔ مراکش۔ سپین۔ آسٹریا مغرب میں سب اس کے پاؤں کا گردوغبار ہوتے چلے گئے۔

لیکن جب یہ قوت اس سے مُنہ پھیر گئی تو تمام زمانہ اس سے پھر گیا اور آج یہ حالت ہے کہ "اسرائیل" عرب دنیا کے سینہ میں سرطان کی صورت نمودار ہو رہا ہے۔ چین سے لے کر مراکش تک مسلمان ہی مسلمان پھیلا ہوا ہے۔ مگر وہ صرف مغربی اقوام کی شطرنج بازی کا ایک ناچیز مہرہ (پیادہ) بن کر رہ گیا ہے۔

ویسے تو اب بڑے بڑے لیڈر اقامت دین کے داعی اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔ لیکن اصل روح۔ اصل قوت روحانی قوت جو مادی قوت کے پرخچے اڑا سکتی ہے وہ کہاں ہے۔ آؤ اس کو ڈھونڈیں وہ کہاں ہے۔ آج وہ ایک ننھی سی جماعت کے دل میں مقیم ہے ننھی سی۔ جس کے پاس ذرا بھی مادی قوتوں کا سہارا نہیں ہے آپ اس کو دیکھ سکتے ہیں۔ اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتے ہیں وہ "تحریک جدید" کے لباس میں جلوہ افروز ہے —

"تحریک جدید" جو الٰہی اشارہ سے شروع کی گئی ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ آخر میں یہ ننھی تحریک تمام دنیا کی مادی طاقتوں پر بھاری ثابت ہو گی۔ یورپ کی مادی طاقتیں اس کے آگے گھٹنے ٹیک دیں گی اور تمام دنیا پر پھر اسلام کا پھریرا لہرائے گا۔

تحریک جدید (بقیہ صفحہ ۵)

نام	رقم	میزان
چوہدری بشارت احمد صاحب	۹/-	
چوہدری رسول بخش صاحب	۷/-	
چوہدری گلاب خاں صاحب خود	۶/۸	۱۲/۸
اہلیہ صاحبہ و بچگان "	۶/-	
چوہدری حاکم علی صاحب معہ مقصود احمد پسر		۷/-
میاں محمد اسمٰعیل صاحب حجام خود	۱۵/-	۲۰/- نقد و وعدے
بشیرہ بیگم صاحبہ اہلیہ " "	۵/-	
میاں احمد الدین صاحب	۵/۱۲	
چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب	۱۸/-	
چوہدری محمد موسیٰ صاحب	۵/۱۲	
" محمد حسین صاحب مع بچگان	۵/- نقد و وعدے	
" بشیر احمد صاحب	۵/-	"

بگو شبید اے جوانان تا بدین قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

وکیل المال تحریک جدید۔ ربوہ

جماعت احمدیہ مشرقی پاکستان کی انتالیسویں سالانہ کانفرنس

دور و نزدیک کے اضلاع سے کثیر تعداد میں احمدی احباب کی شرکت۔ علماء سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر

جماعت احمدیہ مشرقی پاکستان کے جنرل سیکرٹری مکرم محمد عمر بشیر صاحب بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ مشرقی پاکستان کی انتالیسویں سالانہ کانفرنس مورخہ ۲۴ نومبر سے شروع ہو گئی ہے۔ جس میں دور و نزدیک کے اضلاع سے کثیر تعداد میں احباب شرکت کر رہے ہیں۔ افتتاحی اجلاس کی کارروائی پر مشتمل ان کی طرف سے جو تار موصول ہوا۔ اُس کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۵۷ء کو بوقت سہ پہر جماعت احمدیہ مشرقی پاکستان کی انتالیسویں سالانہ کانفرنس صوبائی امیر جناب شیخ محمد محسن صاحب کی صدارت میں شروع ہوئی جس میں پیترا، سلہٹ، میمن سنگھ۔ رنگپور۔ بوگرا، چٹاگانگ، نواکھلی، باریسال، دیناج پور، راجشاہی اور دوسرے اضلاع کے احمدی احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ اپنی افتتاحی تقریر میں صاحب صدر نے اس امر کو واضح فرمایا کہ اس کانفرنس کا مقصد یہ ہے کہ لوگوں پر مذہب کی ضرورت واضح کی جائے۔ اور علی الخصوص اسلام کی حقانیت کو واضح کرتے ہوئے اسلامی علوم کو زیادہ سے زیادہ پھیلایا جائے۔ جناب دولت احمد خاں خادم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حالات زندگی اور آپ کی سیرۃ طیبہ پر تقریر کی۔ مولوی بدیع الزماں صاحب نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے دین کی خاطر بڑھ چڑھ کر قربانیاں کرنے کی اہمیت پر زور دیا۔ مولوی انیس الرحمٰن صاحب ایم۔اے۔ ایل ایل۔ بی پلیڈر نے پاکستان میں اسلامی قوانین کے نفاذ پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ مولوی محمد اجمل صاحب شاہد نے بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کی روشنی میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ وارفع شان اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بلند مقام پر تقریر کی۔ اور اس امر کو واضح فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کو کیا بے مثال عشق تھا۔ ماسٹر محمد عمر صاحب نے ضرورت مصلح کے موضوع پر تقریر کی۔ مولوی ممتاز احمد صاحب نے اسلام میں نبوت کے موضوع پر حاضرین سے خطاب کیا۔

اس موقعہ پر مستورات کا جلسہ بھی ہو رہا ہے۔ جس میں مختلف اضلاع سے احمدی مستورات کثرت سے شرکت کر رہی ہیں۔

ضرورتِ محررین

صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے دفاتر میں محررین کی وقتاً فوقتاً ضرورت رہتی ہے۔ ایسے نوجوان جو خدمت دین کا شوق رکھتے ہوں۔ وہ اپنی درخواست حسب ذیل کوائف کے مطابق ۱۲ دسمبر ۱۹۵۷ء تک ناظر بیت المال کے نام ارسال فرمادیں نیز امتحان و انٹرویو کے لئے ۱۵ دسمبر کو بوقت ۹ بجے صبح نظارت مذکور میں پہنچ جاویں (جملہ امیدواروں کے لئے کاغذ، قلم دوات کا اپنے ہمراہ لانا ضروری ہے)

اسامی خالی ہونے پر پاس شدہ امیدواروں کو ترجیح دی جائے گی جنہیں امتحانی زمانہ میں ۵۰/- روپے تنخواہ اور ۲۰/- روپے مہنگائی الاؤنس دیا جائے گا۔ کام تسلی بخش کرنے کی صورت میں افسر متعلقہ کی سفارش پر ۸۰-۳-۵۰ کے گریڈ میں مستقل ہو سکیں گے۔

جو امیدوار اس وقت مختلف نظارتوں میں کام کر رہے ہیں۔ اور انہوں نے کمیشن کا امتحان پاس نہیں کیا۔ ان کے لئے بھی درخواست کا دینا ضروری ہے۔ درخواست دہندہ کے لئے مولوی فاضل یا کم از کم میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔ ورنہ درخواست قابل غور نہیں سمجھی جائے گی۔

(۱) نام امیدوار معہ مکمل پتہ
(۲) ولدیت
(۳) تعلیمی قابلیت مع نقل سرٹیفکیٹ
(۴) تاریخ پیدائش مع حوالہ سند
(۵) سابقہ تجربہ بصورت ملازمت اگر ہو۔
(۶) جسمانی صحت کے متعلق ڈاکٹری سرٹیفکیٹ
(۷) سابقہ چال چلن۔ دیانت۔ اخلاص اور دینی حالت کے متعلق امیر جماعت یا پریذیڈنٹ اور خدام الاحمدیہ کی تصدیق
(۸) بزرگان سلسلہ کی سفارش
(۹) متفرق قابل ذکر امور

(ناظر بیت المال ربوہ)